REGD NO P. ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ٧٦

١٢ر فتح ١٣٤٦ ہش | ١٨ر رمضان المبارک ١٣٨٧ھ | ٢١ر دسمبر ١٩٦٧ء

اخبار احمدیہ

قادیان ١٦ ر دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ١٤ ر دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مورخہ ١٥ ر دسمبر کو حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب سیدنا قتنہ یں خطبہ جمعہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر جلدی طبیعت سنبھل گئی۔ مکرم ڈاکٹر کبیر احمد صاحب کو بلایا گیا۔ موصوف نے معائنہ کرنے کے بعد تسلی دلائی کہ بوجہ روزہ اور دھوپ میں کھڑا ہو کر خطبہ دینے سے گھبراہٹ ہوئی ہے۔ تاہم اگلے روز محترم صاحبزادہ صاحب امرتسر گئے۔ کہ ماہر ڈاکٹروں کا مشورہ بھی لے لیا جائے۔ چنانچہ الحمد للہ سب نے اطمینان دلایا۔ محترم مولانا صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو درویشان کی تا دیر سلامت رکھے صحت و عافیت کی لمبی عمر عطا فرمائے۔

قادیان ١٠ ر دسمبر مقامی طور پر ماہ مقدس میں نماز تراویح اور بعد نماز فجر درس نماز کا انتظام ہے۔ بعد نماز ظہر قرآن کریم کا درس ہوا ہے۔ پہلے روزہ کو مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نے اپنے حصہ کا درس ختم کر لیا اور آج مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے درس دینا شروع کیا ہے ... روز سے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد درس شروع ہو گا۔ ... بڑی قدر سے درس سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان شریف کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور سب کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو

ارشاد عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا:—

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔" (ملفوظات جلد ٩ صفحہ ١٢٣)

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ (پاکستان)

کیلئے

نہایت ضروری اعلان

جملہ احباب جماعتہائے بھارت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے پاسپورٹ مل رہے ہیں۔ وہ فوری طور پر تین عدد فوٹو پاسپورٹ سائز کے۔ اسی طرح سادہ کاغذ پر چار علیحدہ علیحدہ دستخط جس طرح پاسپورٹ کی درخواست پر انہوں نے کئے تھے۔ اپنے اپنے پاسپورٹ کے ہمراہ نظارت امور عامہ قادیان کو بلا تاخیر بذریعہ رجسٹری بھجوا دیں۔ جو مرکز میں بہر حال ٣٠ ر دسمبر ١٩٦٧ء تک پہنچ جانے چاہئیں لیکن جن دوستوں کو پاسپورٹ ٣٠ ر دسمبر کے بعد ملیں وہ اپنے پاسپورٹ لیکر خود دہلی آجائیں۔ نظارت امور عامہ کا نمائندہ ٥٢٠ پٹودی ہاؤس دریا گنج دہلی (پرانی دہلی) (5-20 PATUDI HOUSE DARYA GANJ DELHI) میں مورخہ ٦ ر جنوری ١٩٦٨ء تک مل سکیگا اور ان کے تعاون سے ویزا حاصل کرینگے۔ اسکے بعد اگر کوئی دوست پاسپورٹ لے کر آئیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ پاکستان ہائی کمشنری دہلی سے براہ راست ویزا حاصل کر لیں۔

قافلہ انشاء اللہ مورخہ ٩ ر جنوری ١٩٦٨ء کو صبح ۸ بجے قادیان سے بسوں کے ذریعہ روانہ ہو گا۔ اس لئے مورخہ ٨ ر جنوری ١٩٦٨ء کی صبح تک بہر حال قادیان پہنچ جائیں تاکہ ان کے نام فہرستوں میں شامل کرنے کے لئے بسوں پر سیٹوں کی گنجائش نکالنے کے لئے سہولت رہے۔

جو دوست بر وقت بعد حصول ویزا قادیان نہ پہنچ سکیں وہ دہلی سے سیدھے فیروزپور تشریف لے جائیں۔ فیروزپور چھاؤنی اسٹیشن پر اتر جائیں وہاں سے بارڈر تک بس مل سکتی ہے۔ اگر بس میں دیر ہو تو بذریعہ رکشا جو ڈھائی تین روپے تک مل سکتا ہے۔ جلدی سفر طے کر کے ٩ ر جنوری ١٩٦٨ء کو بارہ بجے دوپہر تک ضرور بارڈر پر پہنچ جائیں تاکہ قافلہ میں شامل کر لئے جائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

مطبع الوین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۷ء

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

رمضان شریف کا مبارک مہینہ آیا اور اس کے بابرکت دن ایک کے بعد ایک جلد جلد گذرتے جا رہے ہیں۔ اور اب تو اس کا دو تہائی حصہ بیت چکا ہے اور آخری عشرہ ہی باقی ہے۔

یہ ایسا برکتوں والا مہینہ ہے کہ جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں اس کی برکتوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی مثال اُس شاخ ہوا رو کی ہے۔ جو رگڑ کے بعد برقی میں آتا ہے۔ تو اس میں حرارت موجود ہوتی ہے اور جوں جوں اُسے بیرونی حرارت پہنچے اور اُسے گرم کیا جائے وہ نکھرتا ہوتا چلا جاتا ہے۔ یاں تک کہ اس کا بیں قدر زیادہ ہو جاتا ہے۔ ... مشاہدہ ہوتا ہے۔ جب تک ... برقی دو کا جو حصہ گلو یا کی صورت میں ... رہ جاتا ہے جو روزہ میں گر ... ہوتا ہے۔ ہر قدر رو منزلت اور عظمت والتحیہ میں زیادہ پُر لطف اور قیمتی۔ رمضان کی بھی یہی حالت ہے۔ اس کا آغاز بھی محبت الٰہی کی حرارت اور رحمت کے غیر معمولی جوش سے ہوتا ہے۔ اور جوں جوں روزہ دار اس مبارک مہینہ میں مختلف النوع عبادات کا التزام کرتا ہے اس کی روح زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوتی جاتی ہے اور قلبی تنویر بڑھتی جاتی ہے۔

نماز روزہ حج زکوٰۃ یہ چاروں اسلامی عبادات ہیں۔ مگر ان میں روزہ کو ایک ... پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی به۔ جس کو کئی طور سے مطلب بیان کیا جاتا ہے۔ اوّل یہ کہ ایک روزہ دار میری خاطر روزہ رکھتا ہے اور میں اس کی جزا ہوتا ہوں۔ روزہ دار میری رضا اور خوشنودی کی خاطر ... سے روزے کا التزام کرتا ہے اور جب وہ عشرہ کو پورا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں میں اپنے بندہ کی نیت اور تقویٰ کے مطابق اس سے خوشنود ہو جاتا ہوں۔ اور اس کے روزے کو شرف قبولیت بخشتا ہوں۔

دوسرے معنے ان الفاظ کے یہ بھی بیان کئے جاتے ہیں کہ جس ... دیگر عبادات میں انسان کی عبودیت اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر روزے کا انداز کچھ اور ہی ہوتا ہے اس میں روزے دار کچھ وقت کے لئے گویا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کر لیتا ہے یعنی جس طرح خدا تعالیٰ کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ سے پاک ہے ایک مومن بھی اس امر کا التزام کرتا ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے وغیرہ قسم کی باتوں سے مجتنب رہتا ہے اور محض خدا کی خاطر ان سے رکا رہتا ہے تب اس کا یہ فعل خدا کی نگاہ میں خاص قدر کے لائق ٹھہرتا ہے اور وہ بھی اپنی خاص برکات سے روزہ دار کو نوازتا ہے۔

الغرض اس طرح کی برکات کا حصول تو سارے رمضان میں پھیلا ہوا ہے لیکن بعض خاص قسم کی برکتیں اس مبارک مہینہ کے آخری دس دنوں سے متعلق ہیں۔ الٰہی عظیم القدر برکات کے بابت روایات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے کہ

اذا دخل العشر احیا
اللیل وایقظ اھلہ
وشد المئزر

جب حضور رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو رات کا بیشتر حصہ عبادت میں گذارتے نہ صرف خود بلکہ اہل خانہ کو بھی جگاتے اور عبادت الٰہی کے لئے زیادہ انہماک اور چستی دکھاتے۔

رمضان کا یہی عشرہ ہے جس میں وہ بابرکت رات بھی آتی ہے جسے لیلۃ القدر کے نام سے یاد کیا گیا اور اس کی عظمت و اہمیت کے بارہ میں قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ

لیلۃ القدر خیر
من الف شھر

کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی قدر و منزلت میں سوا ہوتی ہے۔ اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ساری آخری عشرہ میں اس عظیم القدر رات کی جستجو کرنے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ خاص طور پر اس کی طاق راتوں میں اس مبارک گھڑی کا میسر آ جانا زیادہ قرین قیاس بتایا گیا ہے۔

اسی طرح یہی وہ مبارک عشرہ ہے۔ جبکہ مومن کو خاص قسم کے تبتل کا موقعہ اعتکاف کی صورت میں میسر آتا ہے۔ ایک مومن دنیا کے سبھی جملہ خلائق سے الگ ہو کر خدا کے گھر میں اپنا ڈیرہ لگا لیتا ہے دن کو روزے کا التزام کرتا ہے۔ رات کو عبادت میں گذارتا ہے۔ ہر قسم کی فضول بات چیت اور دُنیا وی دھندوں سے منہ موڑ کر ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

لیلۃ القدر ہو یا اعتکاف کی حالت تہجد کی عبادت ہو یا دوسرے ذکر و اذکار کا موقعہ یہ سب اوقات قبولیت دعا کے خاص مواقع ہیں۔ اسلئے ان قیمتی وقتوں سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جانا چاہیئے۔ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جسے دعا کرنے کے ایسے مواقع میسر آئیں اور اس نے بارگاہ الٰہی میں اپنی درخواست پیش کیں۔ کچھ بعید نہیں کہ خدا اس کے دامن مراد کو بھر دے اور رمضان کی خاص برکتوں سے وافر حصہ پائے۔

پھر ان برکتوں والے خاص ایام میں انفرادی دعاؤں کے ساتھ ساتھ احباب جماعت درود شریف کا التزام اسلام و احمدیت کی ترقی و سربلندی، حضرت امام عالی مقام کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی مبلغین کرام کی تائید و نصرت کی جماعتی دعاؤں کو بھی شامل کریں۔ خدا تعالیٰ سب کے روزے قبول کرے اور یہ ایام سب کے لئے رحمت سے پُر و برکت کا باعث ہوں۔ آمین۔

فدیۃ الصیام

جو دوست اپنی مستقل بیماری یا بڑھاپے یا سفر یا کسی اور شرعی عذر کی بنا پر روزے رکھنے سے معذور ہوں انہیں شریعت نے رخصت دی ہے کہ وہ کھانے یا نقدی کی صورت میں مسکینوں اور ناداروں کو فدیہ رمضان ادا کریں۔ تاکہ وہ ثواب سے محروم نہ رہیں۔ چونکہ ایسا انتظام مرکز میں موجود ہے اس لئے ۲۵/۱ روپیہ یومیہ کے حساب سے ذیل کے پتہ پر رقوم ارسال فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم والد صاحب کا انتقال

از محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ قادیان

افسوس کہ والد صاحب حضرت ملک نیاز محمد صاحب ۷ دسمبر کو بمقام ساہیوال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ صحابی ابن صحابی تھے۔ ایک وقت میں پاکپٹن (ضلع منٹگمری) میں صرف آپ ہی واحد احمدی تھے۔ پھر جماعت پیدا ہونے پر عرصہ تک اس کے سیکرٹری مال رہے۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر فوراً بیعت کی توفیق پائی تھی۔ جبکہ جس مقام پر آپ ... اکثر احباب بیعت سے رکے رہے تھے۔ بہت دعائیں کرنے والے اور صاحب کشف والہام تھے۔ آپ کی زندہ اولاد دو لڑکیاں پانچ لڑکے ہیں۔ دو بیٹے امریکہ میں۔ ایک جہلم میں اور خاکسار قادیان میں ہے۔ ایک ہی بھائی ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ پاکستان میں ہیں۔ والد محترم ان کے پاس اتفاقاً آ گئے تھے کہ مرض الموت میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔ احباب ان کی مغفرت و ترقی درجات اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور حقیقی مومن بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ازراہ کرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ برقیہ تعزیت فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے متعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات

اِس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کثرت سے الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے

مگر ان رحمتوں کو وہی حاصل کر سکتا ہے جو نیک نیتی سے روزے رکھے اور اس کے جملہ لوازمات کو بجا لائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء - بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ
مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ
(البقرہ رکوع ۲۳)

پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہماری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ

قرآن کریم کامل ہدایت ہے

اور حکمتوں اور دلائل کے ساتھ اپنی بات منوانے والی کتاب ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر نور اور فرقان انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک کامل اور مکمل نور ہے جو اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے سرچشمہ سے نکلا ہے۔ اور رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت اور اس کے انوار اور اس کی حکمتوں اور اس کے فرقان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جا سکے۔

آج میں رمضان کے متعلق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات

اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ
الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ
فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْٓ
اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ
شَرَابَهٗ۔

یعنی اگر کوئی شخص بظاہر رمضان کے روزے تو رکھتا ہے لیکن قَوْلُ الزُّوْر اور عمل زور پر عمل چھوڑتا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا کھانا پینا بالکل اور باقی دن کے وقت چھوڑنا مقبول نہیں ہوگا۔ زور کے معنے اَلْمَيْلُ عَنِ الْحَقِّ حق اور صداقت سے پرے ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی طرح مفردات راغب نے زور کے ایک معنے بت کے بھی کئے ہیں وَجَعَلُوْا لَهُمْ اَنْدَادًا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلط اعتقادات کو چھوڑتا نہیں اور ان کا اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اظہار کرتا ہے اور غلط اعتقادات کے نتیجہ میں عمل غیر صالح بجا لاتا ہے۔ ایسے شخص کا روزہ رکھنا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا کوئی ایسی نیکی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مقبول ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اس کی طرف متوجہ اور ملتفت ہو۔

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ

نفس امارہ کو کچلنے کے لئے

قائم کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور اس کی دیگر عبادات اس لئے فرض کی گئی ہیں۔ اور اس میں بجا لانے والے نوافل اس لئے قائم کئے گئے ہیں کہ انسان نفس امارہ کے حملوں سے نجات پائے اور انسان کا نفس امارہ نفس مطمئنہ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ لے لیکن اگر رمضان کا مہینہ نفس امارہ کے مارنے پر منتج نہیں ہوتا اس کے نتیجہ میں نفس امارہ مرتا نہیں، بدی کی رغبت اسی طرح قائم رہتی ہے انسان کی زبان اور اس کا دل اور اس کے جوارح پاک نہیں ہوتے تو اسے بھوکا رہنے اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ۔ اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مقبولیت انسان کو حاصل نہ ہو۔ اور

خدا تعالیٰ محبت اور پیار کے ساتھ

اس کی طرف ملتفت اور متوجہ نہ ہو۔

یہاں جیسا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ حَاجَةٌ کے معنے وہ نہیں جو اس وقت ہوتے ہیں جب یہ لفظ انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ حَاجَةٌ کے معنی یہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے روزوں کو قبول نہیں کرے گا۔ اور انسان کی طرف ملتفت نہیں ہوگا۔ پس روزے اس معنی میں کہ یہ نفس کے کچلنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں اور شیطان کے حملوں سے انسان کو بچاتے ہیں ہمارے لئے بطور ڈھال کے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ
وَلَا يَجْهَلْ۔ فَاِنِ امْرُؤٌ
قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ
اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ
اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ
رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ
طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَ
شَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِيْ
اَلصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ
بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ
اَمْثَالِهَا۔

یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اس میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ماہ رمضان اور اس کے روزے بطور ڈھال کے تمہارے لئے بنائے گئے ہیں اور اگر تم روزے کی روح اور اس کی حقیقت کو سمجھو تو شیطانی حملوں سے تم خود کو محفوظ کر سکتے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تمہاری زبان پر کسی قسم کا فحش نہ آئے۔ شہوت کو ابھارنے والی باتیں نہ آئیں اور لَا يَجْهَلْ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان جہل سے کام نہ لے جہل کے تین معنی ہیں اور تینوں یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ انسان علم سے خالی ہو یعنی اس کے معنی عدم علم کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا سمندر قرآن کریم میں ہے۔ رمضان میں کثرت تلاوت کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں جیسا کہ دوسری جگہ آتا ہے۔ اور یہی میری سنت اور یہی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سنت ہے کیونکہ ہر رمضان میں وہ پورے قرآن کریم کا دور آپ سے کیا کرتے تھے۔ تو علم کے سمندر کا تمہیں پتہ دیا گیا اور اس سمندر میں غوطہ لگانے کے سامان تمہارے لئے مہیا کئے گئے اس لئے تم چوکس اور ہوشیار رہنا کہ کہیں اس موقعہ کو کھو نہ دو۔ اس لئے روزہ دار کے لئے ضروری ہے لَا يَجْهَلْ کہ اپنے اندر جہالت باقی نہ رہنے دے کیونکہ علم کے دروازے اس پر کھولے گئے ہیں اور علم کے نور سے منور ہونے کی راہیں اُسے بتائی گئی ہیں۔

دوسرے جہل کے معنی غلط اعتقاد کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم چونکہ کامل اور مکمل کتاب ہے جو شخص اسے سمجھنا اور اس کی حکمتوں کو جاننے کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ تمام اعتقادات صحیحہ بخوبی حاصل کر سکتا ہے۔ اس موقعہ جب تمہیں دیا ہے کہ تم ہر قسم کے غلط اعتقاد کو اپنے ذہنوں اور اپنے دلوں سے نکال کر پھینک دو تو اس موقعہ سے فائدہ لَا يَجْهَلْ ایک مومن روزہ دار کو چاہیئے کہ صحیح اعتقادات کے حصول کے لئے پوری کوشش کرے اور قرآن کریم سے پورا فائدہ اٹھائے اور [illegible] نہ برتے۔

تیسرے جہل کے معنے الشَّيْءُ بِخِلَافِ مَا حَقُّهُ اَنْ يُّفْعَلَ جو کام جس طور کرنا چاہیئے اس طرح نہ کرنا۔ تو

لَا يَجْهَلْ کے معنی

ہیں کہ رمضان میں عمل کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے یعنی جو اعمال صالحہ کا حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش

کرنی چاہیئے اسی لئے رمضان کے ساتھ صرف بھوکا رہنے یا پیاسا رہنے یا بعض دیگر پابندیوں کو بجالانے کا ہی حکم نہیں بلکہ سارے نیک اعمال کرنے کی طرف انسان کو توجہ دلائی گئی ہے اور یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تمہاری زندگی اور تمہاری بقاء کے لئے جو ضروریں تھیں وہ سبھی تمہیں اللہ پورا کرنے کے سامان کر دیئے گئے ہیں اب تمہارا کام ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ اور نہ ایک صراطِ مستقیم پر نہیں چلا دیا گیا ہے۔ یہ صراطِ مستقیم اعمال صالحہ کا ہے تم اس صراطِ مستقیم پر چلتے رہو۔ جہالت سے کام نہ لینا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں مُشک وغیرہ کی خوشبو بہت پسند ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعہ کے موقع پر یا عید کے موقع پر یا دوسرے اجتماعوں میں مُشک اور دوسری خوشبوئیں لگا کر آیا کرو تاکہ تمہارے ساتھی ایک قسم کی لذت محسوس کریں۔ تو جتنی مُشک کی خوشبو تمہیں اچھی لگتی ہے۔ اس سے زیادہ ہمیں وہ بُو محبوب ہے جو شخص ہماری رضا کے لئے بھوکا رہنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خوشبو اور بدبو ہر دو سے بے نیاز ہے۔ تو یہ محض ایک تمثیلی زبان ہے جو ان حواس سے حاصل ہونے والی لذتوں سے کیا ہے مگر لیکن جو شخص اس کی خاطر محض اس کی رضا کے لئے بھوک کو برداشت کرتا ہے۔ اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے۔ اگر اس کے نتیجہ میں بعض ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں جو انسان کو پسند نہیں تو نہ ہوا کریں۔ ہم تو اس کے دل کی کیفیت کو دیکھ کر اس قسم کی بُو کو بھی بڑا ہی محبوب سمجھتے ہیں۔ دنیا میں ہمارے سوا کسی شخص نے ایسا کام کیا کہ جس کے نتیجہ میں اس کے منہ میں وقتی طور پر بُو پیدا ہو گئی اور یہ ہے خُلوفُ فَمِ الصَّائِمِ روزہ دار کے منہ کی بُو۔ اس لئے میرا بندہ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ میرا بندہ محض میری خاطر کھانے کو چھوڑتا ہے اور پینے کو چھوڑتا ہے اور اپنی شہوت کو چھوڑتا ہے۔ اَلصِّیَامُ لِیْ روزہ میرے لئے ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اس روزہ کے معنے بعض بزرگوں نے یہ سمجھے ہیں کہ دنیا نے غیر اللہ کے لئے کبھی روزے نہیں رکھے دنیا نے غیر اللہ کو سجدہ بھی کیا۔ ان کے لئے مالی قربانیاں بھی دیں۔ چڑھاوے بھی چڑھائے۔ اور بھی بہت سی بدعتیں کیں۔ لیکن غیر اللہ کے لئے اپنے پر بھوک کا رہنے کی پابندی کسی مشرک نے عائد نہیں کی یہ معنی بھی لطیف ہیں اگر تاریخ اس کی گواہی دیتی ہو۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے روزہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے

اَلصِّیَامُ لِیْ کا فقرہ

بولا ہے یعنی روزے دار کا روزہ میرے نزدیک ایسا ہے کہ یہ خالصۃً میرے لئے ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے بدلہ میں دس گنا یا اس سے زیادہ ثواب ہوگا یعنی حساب سے بتایا گیا ہے کہ دس گنا یا سو گنا یا بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ثواب کا ذکر آتا ہے۔ یہ دوسری نیکیوں کے متعلق آتا ہے روزہ اس سے مستثنیٰ ہے روزہ کا ثواب اور اس کی جزا بغیر حساب کے ہے۔ اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا کے مطابق نہیں۔ اس کی جزا بے حساب ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے تو اس قرب کو کسی حساب میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا کے سارے حساب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کا قرب انسان حاصل کرے اور اس کی رؤیت یا اس سے ہم کلامی یا اس کی رحمتوں اور زندہ رحمتوں کو انسان اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ لے یعنی اُسے روزہ کی یہ جزا مل جائے تو اُسے کسی حساب میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں

ایک دوسری حدیث

میں ہے جس میں آنحضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا
اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا
لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی تو اُسے یہ حاصل ہوتی ہے اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور کھانا پینا ہے۔ اس یقین اور ایمان کے ساتھ کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے حکم سے کھانا پینا چھوڑا تھا اور اب میں خدا تعالیٰ کی اجازت سے اسی کے حکم سے کھانے لگا ہوں کیونکہ افطار [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھانا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ سورج غروب ہو جانے پر کھانے میں تاخیر کی جائے بلکہ آپ اتنی جلدی کیا کرتے تھے کہ بعض اوقات صحابہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ابھی تو روشنی ہے۔ آپ فرماتے نہیں سورج غروب ہو گیا ہے تم روشنی کی طرف نہ دیکھو اور میرے لئے افطاری تیار کرو۔ تو اَفْطَرَ میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ انسان روزہ رکھنے کے بعد جب روزہ کھولتا اور کچھ کھاتا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے کھاتا ہے کہ میرا یہ کھانا صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھانے کی اجازت دی ہے۔ جس طرح میرا کھانے سے پرہیز کرنا اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع کر دیا تھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو یہ سبق مل جاتا ہے اور وہ اس کو اچھی طرح سمجھنے لگ جاتا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں کھانی جس کی اللہ تعالیٰ اجازت نہ دے۔ مثلاً چڑھاوے کے کھانے ہیں ان سے اسلام نے منع کیا ہے پھر بہت سارے اور کھانے ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ پھر مال حرام ہے اس سے بھی خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ غرض جس وقت انسان روزہ کھولتا ہے تو وہ صرف کھانا ہی نہیں کھاتا بلکہ وہ اس لئے کھا رہا ہوتا ہے کہ خدا نے اُسے کہا کہ کھا۔ تو جو شخص اس حقیقت کو پالے کہ میرا کھانا اور نہ کھانا ہر دو خدا کے لئے ہیں۔ اسی کی اجازت اور اس کے حکم سے ہیں اس سے زیادہ خوشی اور کیا اُسے پہنچ سکتی ہے۔ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھانے پینے میں تمہارے لئے بڑی لذتیں ہیں۔ کیونکہ ایک مسلمان کی لذت کھانے میں نہیں ہے [illegible] ایک مسلمان کی لذت اس کھانے میں ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کھاؤ۔ پس جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس کو بڑی خوشی پہنچتی ہے کہ میرے رب نے کہا کہ اے میرے بندے میرے کہنے پر تو نے کھانا چھوڑا تھا اب میرا حکم ہے کہ تو کھا۔ تو وہ کھاتا ہے۔ اور اپنے رب کے اس حکم کی وجہ سے اور اس حقیقت کو پا لینے کے نتیجہ میں اس کے لئے بڑی ہی خوشی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے اور دوسری خوشی اس کی یہ ہے کہ اِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ جب اپنے رب کی ملاقات اور اس کا قرب اُسے حاصل ہو جاتا ہے اور رؤیا یا کشوف یا الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ اُسے مل جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کیا خوشی ہو سکتی ہے پس اس دنیا میں بھی دو خوشیوں کے سامان ایک مخلص روزہ دار کے لئے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس ماحول میں اور اس رمضان میں جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حقیقت ہمیں سمجھ آتی ہے یہ بھی بخاری کی حدیث ہے اور ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ
وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

جب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے دوسرے یہ کہ انسان کے اعمالِ صالحہ جو خلوصِ نیت سے کئے جائیں وہ آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں (یہ ایک تمثیلی زبان ہے) یعنی قبولیت کے سامان پیدا ہو جاتے دروازہ کھلنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں اور دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ پس جو شخص نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لئے روزہ بھی رکھتا ہے اور اس کے لوازمات بھی بجا لاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بڑی کثرت سے نزولِ رحمت بارش شروع ہو جاتا ہے اور ایسا بندہ اللہ تعالیٰ سے اس حکم کی بجا آوری کی توفیق بھی پاتا ہے اور جو عاجزانہ طور پر اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے اس کی قبولیت کے سامان بھی پیدا کئے جاتے ہیں ان دروازوں سے اعمالِ صالحہ داخل ہو جاتے ہیں غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ روزے دار کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے روکا ہے اُن سے رُک جاتا ہے اور یہی چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے کھلتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ معاصی سے بچتا ہے اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے اور جس وقت رحمت کے دروازے کھلے ہوں۔ جہنم کے دروازے بند ہوں تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ کہ شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔ شیطانی حملہ

اندرونی ہو (نفس امارہ کے ذریعہ) یا بیرونی بیہودہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ رمضان جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ اور

یہ رمضان ہے

جس کی طرف ہمیں پورے نفس اور پوری روح کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیئے۔ تاہم خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے ایسے اعمال بجا لائیں کہ ہمارے لئے جنتوں کے دروازے تو ہمیشہ کھلے رہیں۔ لیکن جہنم کے دروازے مقفل رہیں اور شیاطین (جو وجود بھی ہمارے لئے شیطان بن سکتے ہیں۔ ان) کو پابہ زنجیر کر دیا جائے اور ہم ان کے حملہ سے محفوظ رہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق ہوں کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اِیْمَانًا اس ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے فضل کے دروازے کو کھولنے کے لئے رمضان کا روزہ فرض اور واجب کیا ہے اور ہمارے لئے رحمت کا موجب ہے تکلیف اور زحمت کا موجب نہیں۔ اور اِحْتِسَابًا اَیْ طَلَبًا لِلْاَجْرِ فِی الْاٰخِرَۃِ اس کے نتیجہ میں اپنے رب کے اجر کا طالب ہو۔ اور

یہ عزم اور یہ رغبت

اس کے اندر پائی جاتی ہو کہ میں نے ہر قربانی دے کر اپنے رب سے اس کا ثواب حاصل کرنا ہے۔ اور بشاشت قلب کے ساتھ وہ یہ قربانی دے اسے بوجھ نہ سمجھے۔ یہ معنے ہیں احتساب کے غرض جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو بوجھ نہیں سمجھتا۔ طیب خاطر اور بشاشت قلب کے ساتھ وہ انہیں بجا لاتا ہے۔ اور اس کے دل میں ایک جوش ہوتا ہے۔ کہ میں ہر قربانی دے کر اپنے رب کی خوشنودی کو ضرور حاصل کروں گا۔ اور اس ایمان پر قائم ہوتا ہے کہ اگر میں نے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ اور قرآن کریم میں اس رضا کے حصول کی جو راہیں ہم پر کھولی ہیں ان پر میں چلوں گا۔ تو پھر غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو اس کی بشری کمزوریاں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانپ لے گا اور اپنے نور سے اُسے منور کریگا اور

اپنی رضا کی جنت

میں اُسے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ ہم سب سے خوش ہو اور ہم سے راضی رہے اور ہمیں ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے جو اس کی نگاہ میں مقبول ہوں اور شیطان کو انتہائی طور پر ناپسندیدہ ہوں۔ اور وہ ہمیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں اپنا محبوب بنائے (اپنا محبوب کہتے ہوئے روح کانپ اٹھی کہ ایک بندۂ ناچیز خدا کا محبوب کیسے ہو سکتا ہے بندہ بڑا ہی عاجز ہے۔ اور کوئی خوبی اس میں نہیں۔ لیکن ہمارا رب بڑا ہی پیار کرنے والا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا) پس وہ اپنے فضلوں کی بارش کچھ اس طرح ہم پر برسائے کہ ہم واقعہ میں اور حقیقتاً اس کے محبوب بن جائیں اور اس کی رضا کی جنتوں میں رہنے والے ہوں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے خسر صاحب سخت علیل ہیں۔ بوجہ بیماری بہت کمزوری ہے۔ تمام درویشان قادیان، بزرگان ملت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

امۃ القیوم فاسی مال اڑیسہ

۲۔ میرا بچہ عزیز شاہد احمد اس سال میٹرک کی تیاری کر رہا ہے۔ عنقریب امتحان ہونے والا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار
سید غلام احمد سونگھڑہ
(اڑیسہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۹ر دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و احسان اس عاجز کی بڑی بیٹی عزیزہ علیمہ بشریٰ کا نکاح عزیزم مکرم پروفیسر محمد ارشد صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم رانا محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور پُر شفقت خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے ازراہ ذرہ نوازی خود بھی دعا فرمائی اور حاضرین کو بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

۲۔ خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم جمال احمد صاحب عباسی کارکن دفتر بیت المال قادیان ابن محمد جمیل صاحب عباسی کا نکاح حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۲۶/۱۱/۶۷ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترمہ رحمان آراء بیگم صاحبہ بنت سید حسین صاحب احمدی آف بنارس سے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار عطاء الرحمٰن عباسی
کارکن دفتر جائیداد قادیان

۳۔ خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم میر عبد القیوم کے پسر مکرم خواجہ جمال الدین صاحب میر ساکن کھدرواہ (علاقہ جموں) کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ نسیمہ بانو صاحبہ دختر مکرم میر باز خان صاحب ساکن کھدرواہ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر ۲۷ر نومبر کو مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں سے امداد فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے
مؤلف اصحاب احمد قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ

(۱)

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری زمانہ میں اسلام کے احیاء وتجدید اس کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اس اُمتِ محمدیہ میں ایک مہدی اور مسیح کا ظہور ہوگا۔ جس کے زمانہ میں اسلام کو دیگر ادیان و مذاہب پر بلحاظ دلائل وبراہین غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ اس موعود ما مور کے ظہور کو قرآن مجید کی سورۃ الجمعہ اُن آیات میں جن کی ہم نے ابھی تلاوت کی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ "آخرین" کون ہیں؟ اس پر آپ نے اپنے ایک صحابی حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل من ھٰؤلاء۔ کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا۔ تو پھر بھی ان اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو وہاں سے اُتار لائے گا۔ اور اُسے دُنیا میں قائم کر دے گا (بخاری کتاب التفسیر) گویا ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے بطور استعارہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دوسرے بعثت کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی بعد میں آنے والی اُمت کی تربیت آپ اسی رنگ میں فرما سکتے تھے کہ آپ کا کوئی ظل اور بروز مبعوث کیا جائے جس کا آنا گویا آپ کا ہی آنا ہے جو آپ سے فیض پا کر آپ کے قدم پر آپ کی اُمت کی اصلاح کا کام کرے۔ اور آپ کے اسی بروز ظل کو احادیث میں مہدی کے نام یاد کیا گیا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دیگر انبیاء کرام کی طرح سنت اللہ کے مطابق طبعی وفات پا چکے ہیں۔ اور تاریخی حقائق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اُن کا مزار مبارک وادی کشمیر میں سرینگر شہر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔ وہ عوام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق نہ تو اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے۔ اور نہ ہی وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور نہ ہی دوبارہ اس دنیا میں واپس آئیں گے۔ ہاں اسی اُمت میں سے ظاہر ہونے والے امام مہدی علیہ السلام کو استعارۃً "مسیح" بھی کہا گیا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

(ا) یوشک من عاش منکم ان یلقیٰ عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیاً وحکماً عدلاً۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص۴۱۱)

(ب) لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

کہ جو تم میں سے اُس وقت زندہ ہوگا۔ وہ عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا جو امام مہدی ہوں گے اور حکم و عدل ہوں گے۔ کیونکہ اُن کے سوا مہدی موعود اور کوئی نہیں۔ ان احادیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گئی۔ کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہے۔ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں۔ ایک ہی شخص کو دو مختلف نام دینے میں یہ حکمت تھی۔ کہ آنے والے موعود نے مختلف مقاصد کے ماتحت آنا تھا۔ جن میں کسر صلیب اور اصلاحِ اُمتِ محمدیہ دو بڑے مقاصد دو نظر تھے پس کاسر صلیب ہونے کے لحاظ سے وہ "عیسیٰ مسیح" کہلایا اور اُمتِ محمدیہ کا مصلح ہونے کی حیثیت سے اس نے "محمد مہدی" کا نام پایا۔ نیز "مقام محمدیت" کے لحاظ سے آنے والا موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثیل و بروز ہے۔ اور "مقام عیسویت" کے اعتبار سے وہ مسیح ابن مریم کا مثیل و بروز ہے۔ نیز چونکہ آخری زمانہ کے موعود کا ایک بڑا کام صلیبی مذہب کے فساد کو دور کرنا تھا۔ اور اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو پر آنا تھا۔ اس لئے اس مناسبت کے لحاظ سے مسیح موعود کا نام "ابن مریم" رکھا گیا۔

احادیث میں اس امر کو بھی صراحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود اسی اُمتِ محمدیہ کا فرد ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(ا) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری)

یعنی کیا ہی اچھا حال ہوگا تمہارا اے مسلمانوں! جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا تم ہی میں سے۔ یہ حدیث بغیر تاویل طلب الفاظ کے بتا رہی ہے کہ مسیح موعود اُمتِ محمدیہ کا ایک فرد ہوگا۔ بے شک آنے والے کو "ابن مریم" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ مگر "منکم" کا لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ "ابن مریم" وہ نہیں جو پہلے ہو گذرا ہے بلکہ اے مسلمانوں یہ موعود تمہیں میں سے ایک شخص ہوگا۔ حدیث مسلم شریف کے الفاظ "فامکم منکم" نے اس بات کی مزید تائید و تشریح کر دی۔

مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور کی غرض

قرآن مجید اور احادیث میں مہدی اور مسیح موعود کی بعثت کی یہ غرض بیان کی گئی ہے۔ کہ اُس کے زمانہ میں اسلام دیگر ادیان پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ کسر صلیب یعنی نصرانیت کا ابطال کرے گا۔ چنانچہ آیت قرآنی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (سورۃ الصف) میں غلبہ اسلام کو مہدی کے متعلق قرار دیا گیا ہے۔ یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا (وہ رسول) اس دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اس آیت کے متعلق تفسیر ابن جریر میں لکھا ہے۔

"ھذا عند خروج المھدی" کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا اسی طرح شیعوں کی حدیث کی کتاب "بحار الانوار" میں لکھا ہے

"نزلت فی القائم من آل محمد ھو الامام الذی یظھرہ اللہ علی الدین کلہ" (بحار الانوار جلد ۱۳ ص... التفسیر مجانی بحوالہ ...)

کہ یہ آیت آل محمد کے قائم یعنی امام مہدی کے بارہ میں نازل ہے۔

پھر شیعہ حضرات کی ایک معتبر کتاب "غایۃ المقصود" میں بھی لکھا ہے۔

"مراد از رسول دین امام مہدی کی ... (ص ...)"

کہ اس آیت قرآنی میں جو رسول موعود ہے اس سے مراد امام مہدی ہے۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بشارت دی۔

"یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام"

کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا۔ اس حدیث میں اہل مذاہب کے ہلاک ہونے کی پیشگوئی نہیں فرمائی۔ بلکہ مذہبوں اور ملتوں کے کالعدم ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ یعنی مذہبی لحاظ سے کوئی مذہب بجز اسلام کے قائل لینے نہیں رہے گا۔ اور دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ دیکھا جائے گا اس حدیث نے دوسرے تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کو متعین کر دیا۔

احادیث میں مسیح موعود کی بعثت کی اغراض میں سے ایک اہم غرض "کسر صلیب" بھی بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(ا) والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

(ب) یوشک من عاش منکم ان یلقیٰ عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیاً وحکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص۴۱۱)

کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم میں سے ضرور مسیح ابن مریم (یعنی امام مہدی) نازل ہوگا جو حکم و عدل بن کر تمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔ اور صلیب کو توڑ دے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جنگ کو موقوف کرے گا۔

ان احادیث میں مسیح موعود کا اہم کام کسر صلیب قرار دیا گیا ہے ... حدیث اور بزرگان سلف نے اس سے مراد نصرانیت کا ابطال ہی لیا ہے ... علامہ بدر الدین احمد ... نے لکھا ہے۔

... من المسلمین ... المراد ... کسر الصلیب

بلاد الشرق من الغرب الخ پہنچا ۔
(شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ مصری)

گویا حضرت کو اس مقام پر کشف الٰہی سے الہاماً یہ بتایا گیا ہے کہ کسر صلیب سے مراد عیسائیت کو جھوٹا ثابت کرنا ہے ۔

(۲) حضرت حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں :

"ای یُبطل دین النصرانیۃ"
(فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۵۷)

یعنی کسر صلیب کا مطلب دین عیسائیت کا ابطال ہے ۔

(۳) یہی معنے حضرت ملا علی قاری رحمہ نے (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۱) پر تحریر فرماتے ہیں ۔

(۴) شیعوں کی مشہور کتاب "بحار الانوار" میں لکھا ہے ۔

یکسر الصلیب ای یرید ابطال النصرانیۃ
(بحکم شرح الاسلام جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵)

کہ وہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا یعنی نصرانیت کا ابطال کرے گا اور شریعت اسلام کے مطابق حکم دے گا ۔ گویا وہ مسیح موعود عیسائیت کی ایسے رنگ میں تردید کرے گا کہ جس بنیاد یعنی "کفارہ مسیح" پر عیسائیت کی عمارت کھڑی ہے وہ دھڑام سے گر پڑے گی ۔

اسی طرح مسیح موعود کا ایک کام قتل خنزیر بیان کیا گیا ہے ۔ علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے :-

الخنزیر رجل ضخم موسر ناس من الذین خبیث المکسب ... شدید الشوکۃ (منتخب الکلام بر حاشیہ تعطیر الانام جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

کہ خواب میں خنزیر سے مراد موٹا خوشحال گندے سوئے دین والا بڑی کمائی والا ۔ بہت طاقتور شخص ہوتا ہے اور اس کے قتل سے مراد یہ ہے کہ من رأی انہ یقاتل خنزیراً فانہ ینازع رجلاً دنیئاً لاخیر فیہ ۔

(کتاب الاشارات بر حاشیہ تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

کہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ خنزیر سے قتال کر رہا ہے تو وہ ایسے کمینے آدمی سے مباحثہ کرے گا جس میں کوئی بھلائی نہیں ۔

پس یقتل الخنزیر کے الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی کی ہے کہ اُس کی دعا اور پیشگوئیوں سے ایسے انسان قتل ہوں گے اور اُن سے مباحثات ہوں گے جو بد اطوار اور دیوثی اور بے غیرتی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہوں گے ۔ یا ایسے مذہب کے پیرو ہوں گے جو بے غیرتی اور دیوثی سکھاتا ہے ۔ اگر غیر احمدی احباب کا مفہوم لیا جائے کہ حضرت مسیح خنزیر مارتا پھرے گا ۔ تو سارے جہان کے خنزیر تیس چالیس سال چھوڑ سینکڑوں سالوں میں بھی ختم نہیں ہو سکتے ۔ اور سؤروں کا مارنا تو سانسیوں ، چوہڑوں اور شکاریوں یا آوارہ لوگوں کا کام ہے ۔ اور انہیں کے مناسب حال ہے مگر ایک نبی اور مامور من اللہ کی شان کے ہرگز شایان نہیں ۔

اسی طرح مسیح موعود کا ایک کام یضع الحرب بیان کیا گیا ہے ۔ جس کا مفہوم ظاہر ہے کہ وہ لڑائی نہیں کرے گا ۔ بلکہ صلح و امن کی تعلیم دے گا ۔ گویا اس کے ظہور کے نتیجہ میں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوگا ۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت سے قبل اسلام کی حالت

حضرات ۔ تیرھویں صدی ہجری اور اُنیسویں صدی عیسوی کا زمانہ ... زمانہ عالم اسلام کے لئے بڑے حوادث اور تاریک اور ظاہری اور روحانی ہر لحاظ سے زوال و انحطاط کا دور شمار ہوتا ہے ۔ پوری اسلامی دنیا پر تنزل و پستی اور ادبار کے تیرہ و تار بادل چھائے ہوئے تھے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ مشرقی و مغربی مذہبی اور سیاسی تحریکوں کو قلعہ اسلام پر ایسی زبردست یلغار اور یورش ہو رہی تھی ۔ کہ کسی مسلمان کا صحیح و سلامت بچ نکلنا مشکل نظر آ رہا تھا اور اندرونی طور پر اسلام کی ایسی دردناک حالت تھی ۔ کہ بیان کرنا مشکل ہے ۔ مسلمان مایوسی و قنوطیت کی مجسم تصویر بن کر اپنی تباہی و بربادی پر آہ و زاری کر رہے تھے ۔ اور اُن کے مذہبی لیڈروں کو سوائے اسلام اور اہل اسلام کی مرثیہ خوانی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا ۔ دوسری طرف علوم جدیدہ کے نو آموزوں طبقوں کے ایمان و عقائد میں بدعت تنزل پیدا ہو گیا تھا ۔ اُن کی سیاسی برتری خاک میں مل چکی تھی ۔ اور روحانی تفوق کا نشان باقی نہ رہا تھا مسلمانوں کی اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے سچ کہا تھا مولانا حالی نے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی ۔
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

دشمنانِ اسلام اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی دیکھ کر یہ یقین کرنے لگے تھے کہ بس اب تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے گا ۔ عیسائی دنیا کے اکثر حصہ پر تالیف متصرف ہونے کے بعد برصغیر ہند و پاک اور خصوصاً کعبۃ اللہ پر عیسائی پرچم لہرائے جانے کے وقت کو قریب آیا ہوا سمجھ رہے تھے ۔ چنانچہ پادری ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے اپنے لیکچر "عالمی اشاعت" میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے اعلان کیا :-

" اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں ۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف اس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے ۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے ۔ اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ ۔ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچ گئی ۔ اس وقت یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا ۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے "۔ (بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

اسی طرح آریہ سماج کی تحریک اسلام کے خلاف جاری تھی ۔ برہمو سماج والے الگ جوش و خروش میں تھے ۔ مسلمان اس قدر مرعوب تھے کہ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو قریباً ناممکن خیال کرنے لگے تھے ۔ اور انہیں اس طوفان ضلالت سے کشتیٔ اسلام کی نجات کے لئے کوئی صورت نظر نہ آتی تھی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت

ایسے نازک دور میں اللہ تعالیٰ نے قادیان کی مقدس بستی سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

(الف) " اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا ۔
(تریاق القلوب صفحہ ۴۹)

(ب) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم اُفتاد ۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار ۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری سب مرادیں تجھے دے گا "
(تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

یعنی خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو اور تجبر سے چلو کہ تیری ماموریت کا وقت آ گیا ۔ اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ مسلمان گڑھے میں سے نکال لئے جائیں گے اور ان کا قدم ایک بلند تر منار پر نہایت مضبوطی سے قائم ہو جائے گا یعنی اب مسلمانوں کی حالت اور ترقی کی طرف رجوع کریگی اور روز بروز بہتر ہوتی چلی جائے گی ۔ اور ساری دنیا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور مقدس نبیوں کا سردار ہونا اور قرآن شریف کا کلام اللہ ہونا ظاہر ہو جائے گا ۔ اور اس مقصد کے حصول میں خدا تعالیٰ تیری مدد کرے گا ۔ اور تیرے کاموں میں برکت ڈالے گا ۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا "

(باقی)

اعلانات نکاح

۱- قادیان مورخہ ۱۱/۶۷ ۲۶ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شیخ احمد صاحب گجراتی ناظم جائداد و سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کے نکاح کا اعلان فرمایا ۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح عزیز حمید اللہ صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ ایس ۔ سی اسسٹنٹ سیکرٹری حکومت آندھرا پردیش کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا تھا

۲- مورخہ ۱۱/۶۷ ۲ کو ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب حیدر آباد دکن کا نکاح ہمراہ عزیزہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد کا اعلان اخبار بدر مجریہ ۱۴/۹/۶۷ میں شائع ہو چکا ہے ۔ ڈاکٹر جعفر علی صاحب کے بڑے بھائی سید جہانگیر علی صاحب ملک پیٹ حیدر آباد نے اس خوشی میں مبلغ ۲۵/- روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر ادا فرمائے ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قسط نمبر ۲
تقریر جلسہ سالانہ قادیان

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت اور شاندار مستقبل

(از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان)

برصغیر ہند و پاک کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا حملہ تثلیث کے گڑھ لندن پر تھا جہاں ۱۹۱۴ء میں باقاعدہ مشن کا اجراء ہوا۔ اور اب وہاں خدا کے فضل سے جماعت کی ایک مسجد اور باقاعدہ مشن ہاؤس ہے۔ اور ایک رسالہ HEARLD کے نام سے شائع ہوتا ہے اور اس وقت وہاں ایک مخلص اور کام کرنے والی جماعت ہے۔ جس میں وہاں کے لوکل اور باہر کے رہنے والے ہیں۔

اس کے نو سال بعد یعنی ۱۹۲۱ء میں امریکہ میں باقاعدہ مشن جاری ہوا۔ اور واشنگٹن میں اپنا مشن ہاؤس ہے۔ شکاگو اور پٹس برگ میں جماعتیں ہیں باقاعدہ مشن ہیں۔ ڈیٹن۔ سینٹ لوئیس کلیولینڈ۔ نیویارک۔ شکاگو۔ انڈیاناپولس بالٹی مور۔ جنیس ٹاؤن۔ ملواکی۔ لاس اینجلیز۔ میں باقاعدہ جماعتیں ہیں۔ اس وقت احمدیہ گزٹ اور مسلم سنرائز دو اخبار نکلتے ہیں۔ اور امریکہ کے اہم مقامات پر جماعت کی طرف سے تین مساجد تیار کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ یورپ اور امریکہ کے دوسرے اہم مقامات مثلاً جرمنی۔ ہالینڈ۔ سپین۔ سکنڈے نیویا۔ سوئٹزرلینڈ۔ ٹرینیڈاڈ۔ برٹش گی آنا۔ ڈچ گی آنا۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ سیلون۔ برما۔ بورنیو۔ مڈل ایسٹ میں اسرائیل۔ لبنان۔ مسقط۔ شام میں ہمارے باقاعدہ مشن ہیں۔

اگر مجموعی طور پر مشنوں کے علاوہ دوسرے کام کا اندازہ کیا جائے۔ تو اس وقت تک ۲۴۵ سے زائد مساجد بیرون ممالک میں جماعت کی طرف سے تعمیر کی گئی ہیں۔

انگلینڈ ۱۔ ویسٹ جرمنی ۲۔ ہالینڈ ۱۔ سوئٹزرلینڈ ۱۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ۳۔ انڈونیشیا ۶۰۔ ملایا ۲۔ سیلون ۲۔ برما ۲۔ بورنیو ۳۔ ماریشس ۲۰۔ سیرالیون ۴۰۔ نائیجیریا ۴۰۔ غانا ۱۶۱۔

باقاعدہ سکول

نائیجیریا۔ غانا پرائمری و مڈل سکول۔
۱۰ ۸

عربک سکول ۱

سیرالیون اور ایسٹ افریقہ۔ پرائمری و ہائر سیکنڈری سکول ۱۸

رسالہ جات۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ احمدیہ گزٹ مسلم سنرائز ۲۰۔

جرمنی - Der Islami -
انڈونیشیا - Sinar Islam
نائیجیریا - The Truth
سیلون - The Message
ایسٹ امریکہ ایک سواحیلی زبان میں ایسٹ افریقن ٹائمز اور دالش آف اسلام
لندن مسلم ہیرلڈ Muslim Herald
کوپن ہیگن Islam
ہالینڈ دی ہیگ سے Al Islam
کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ سے العصر
سیرالیون سے The African
غانا سے Crescent
The Guidance
ماریشس Le Message

غرضیکہ اس مٹھی بھر جماعت نے خدا کی خاص نصرت کے ساتھ یورپ کے علاقہ میں ایسا انقلاب برپا کیا ہے۔ وہ عیسائی یورپین اقوام اور مشنری جو اسلام کو محض تلوار کا مذہب قرار دیتے تھے اور مستقبل قریب میں اسلام پر عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا یقین واثق رکھتے تھے اب اسلام کی بے پناہ روحانی قوت اور قادیان سے نکلی ہوئی آواز کی تبلیغی مساعی کی کامیابی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہالینڈ کا ایک مشہور اخبار زیر عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے اُفق پر" لکھتا ہے:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے بیزار ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے۔ اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں۔ اس میلان کو روکنے اور اس تبلیغ کے اثرات کو دور کرنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے ہمیں اس کی راہ میں ایک مضبوط سنٹرل گاڑنا چاہئے گا"

یورپ اور دوسرے علاقوں میں قادیان کے مقدس نور کی شعاؤں کے متعلق عرض کرنے کے بعد میں اُس علاقہ کے متعلق ذرا تفصیل دینا چاہتا ہوں۔ جس علاقہ میں اس وقت عیسائیت اور احمدیت کی روحانی جنگ جاری ہے۔ میری مراد افریقہ کے براعظم سے ہے۔

کوئی وقت تھا کہ یورپ کے مستشرقین یہ کہا کرتے تھے کہ اسلام وحشیوں کا دین ہے۔ اس لئے کہ اس کو قبول کرنے والے عرب کے بدو اور حبشی النسل لوگ تھے۔ مگر ان کی ہوشیار آنکھوں نے جلد بھانپ لیا کہ دنیا جن کو بدو اور وحشی اور پسماندہ سمجھتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی اقوام کے اندر سچی وفاداری اطاعت اور جاں نثاری کا ایسا جذبہ رکھا تھا کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی اپنے رہنما اور محبوب کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک طرف یسوع کی زندگی کی تصویر سامنے تھی۔ جن کے حواری اگرچہ اس وقت کی حاکم قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر ایک ہی ابتلاء میں اپنے مرشد کو پیچھے چلاتے چھوڑ گئے۔ اور بعض نے تو منہ پر تھوکنے اور لعنت ڈالنے سے بھی پرہیز نہیں کیا۔ اور دوسری طرف ایک حبشی النسل غلام ہمارے پیارے آقا بلالؓ کی ایثار۔ قربانی اور جاں نثاری کا جذبہ ان کے سامنے تھا۔ اس لئے انہوں نے اس سارے علاقہ میں دھاوا بول دیا۔ مال۔ زن و زر کے ذریعہ ان کو تثلیث کے پھندے میں پھانسنے کی ہر چال چلی۔ عام مسلمانوں نے اسے معمولی حادثہ سمجھا اور اپنے ایک محسن کی قوم کو نظر انداز کر دیا۔ مگر قادیان کے مقدس نبی اوتار کے سپوت وہاں پہنچے ایک طرف دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کی پشت پناہی اور دوسری طرف اس گمنام اور معمولی بستی سے جانے والے غریب اور دنیا کی نظر میں معمولی سمجھے لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے بتا دیا ہے۔ کہ اے میرے بندو۔ آگے بڑھو۔ ہمت کرو۔ اور یاد رکھو۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ اگر تم حقیقی مومن بنے رہے تو غلبہ اور فوقیت تمہارے ہی لئے مقدر ہے۔

پھر بہت جلد دنیا نے اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ قادیان سے نکلے ہوئے اسلامی منادی یعنی قوت ایمانی کے ساتھ اس طرح عیسائی مشنریوں پر جھپٹے جس طرح ایک باز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اور اپنے حریف کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ اعتراف کرے۔ کہ

"اسلام مغربی افریقہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے یہ مذہب آخر کار تمام علاقے کو اپنی آغوش میں لے لیگا"

بحوالہ نیویارک ٹائمز ۱۶ر نومبر ۱۹۵۳ء

نہ صرف یہ بلکہ یہاں تک اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے کہ مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں جہاں عیسائی مناد اور اسلامی مبلغ مقابلہ کر رہے ہیں عیسائیت میں داخل ہونے والے ایک شخص کے مقابلہ میں اسلام میں دس افراد داخل ہوتے ہیں"

ورلڈ ۸ر اگست ۱۹۵۵ء

اس وقت مغربی افریقہ میں Nigeria نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ غانا۔ گیمبیا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ ممالک میں ایک بڑی تعداد جماعت احمدیہ میں داخل ہے۔ اور جماعت کی نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی سب سے پہلے گیمبیا کے گورنر جنرل سے پوری ہوئی جو ایک احمدی ہیں۔ اور جنہوں نے خلیفہ وقت سے برکت حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس کے کپڑوں کے تبرک کے لئے درخواست کی۔

ایسٹ افریقہ میں ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ نیروبی۔ کینیا۔ ماریشس میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

غرضیکہ سارے افریقہ میں کئی سو کی تعداد میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں اور جماعتوں کے الگ اپنے اپنے سکول اور کالج ہیں۔ اور بعض علاقوں میں جماعت کو سیاسی طور پر ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور واضح رنگ میں عیسائی دنیا اعتراف کر رہی ہے کہ عیسائیت کی گرفت افریقہ میں کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ البتہ ان چرچ کو افریقہ میں جو مشکلات اٹھانی پڑی ہیں۔ اس سے بڑھ کر کٹھن کام چرچ کو آجکل درپیش ہے۔ کہ وہ لوگوں کو عیسائیت پر کس طرح قائم رکھے۔ افریقیوں کی عیسائیت

ست میں رفتبوں اسی طرح بڑھتی رہی تو اندیشہ ہے کہ لوگ اسلام کی آغوش میں چلے جائیں گے۔
(مانچسٹر گارڈین ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء)
غرضیکہ اس علاقہ میں
معصیت دشمن کو کیا ہم نے محبت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے
اب آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ قومیں اور جماعتیں جو دنیا میں ایک عظیم انقلاب کی دعویدار ہوں۔ اگر ان کے افراد ... اور عظیم الشان مستقبل اور آخری فتح پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں تو ... کسی مرحلہ پر اپنا دم توڑ دے گی۔ اور کسی ابتلاء کے وقت بھی ثابت قدم نہیں رہ سکیں گی۔

اس لحاظ سے ہم ... یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک عظیم روحانی انقلاب کی علمبردار ہے۔ اور ہم میں سے ہر فرد خواہ بچہ ہو یا جوان۔ مرد ہو یا عورت۔ غریب ہو یا امیر ... یقین وائق پر قائم ہے۔ کہ دنیا عنقریب موجودہ تہذیبوں۔ رواجی مذہبوں سے بیزار ہو جائے گی۔ اور خدا کی سچی آواز کو اپنا لے گی۔ اور یہ سب کچھ انہی لوگوں کے ذریعہ ہوگا۔ جنہوں نے قادیان کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کے جھنڈے کو دوبارہ سر بلند کرنے کا عہد کیا ہے۔

اگر موجودہ ابتلاء کا ... نہ ہوتا۔ تو اس تحریک کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ ہمارے قریب کے ملک سے اگر کوئی احمدی یہاں ملاقات کرے تو وہاں کے لوگوں کے لئے یہ چیز اب زیادہ حیران کن نہیں۔ بلکہ وہ اپنی آنکھوں سے اس نظارے کو دیکھ رہے ہیں۔

اس وقت اسکے ... مشکلات سے ہم گذر رہے ہیں۔ بظاہر موجودہ ترقی کے دور میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کبھی ایسا بھی ہوگا۔ کہ موجودہ ... قدریں ... اچانک انقلاب آ جائے گا۔ اور پھر مکہ کی وادی کی طرح ... شہر ... سے ... ۔

بار پھر سے توحید کی الہی ہر ... کو سر ... سے نسبت حاصل ہو جائے ... اور اگرچہ اب اس وقت جماعت کو تمسخر اور مخول سمجھا جاتا ہے۔ مگر وقت آ رہا ہے کہ جلد آ جائے گا کہ اس جماعت کو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اور وہ قادر توانا خدا اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور اس شہر ... کا ایک ہی مذہب اور ایک ہی ... ہوگا۔

اگر ہم اب اس اعلان سے گھبرا گئے یا تذبذب میں پڑ گئے تو خدا اس یقین کامل سے ہمیں محروم کر دے گا جس کے سہارے پر ہم یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نازک سے نازک وقت پر بھی ایسا لمحہ ہم میں سے کسی پر نہیں آیا جبکہ ہمیں یہ یقین نہ ہو کہ خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

معزز حاضرین! وہ بستی جہاں سے خدا کی کوئی آواز اٹھتی ہے وہ اس کے لئے منبع اور اُم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس آواز کا مستقبل اس بستی کے ہر محلہ، ہر گلی اور ہر اینٹ کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے اس لئے ہمارا یہ ایمان ہے کہ احمدیت کا مستقبل قادیان کی ہر درو دیوار کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ اس نے موجودہ ماحول کے متعلق ہمارا یہ یقین ہے کہ خدائی وعدوں کے مطابق حکام اور عوام کی تبدیلیاں بالکل عارضی اور وقتی اور صرف ہماری آزمائش کے لئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اس امر پر گواہ ہے کہ خدا نے کسی مرحلہ پر بھی ہمیں ذلیل نہیں کیا۔ اور نہ ہمیں تباہ کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا جس نے ایک سچی آواز کی اشاعت اور تبلیغ ہمارے سپرد کی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس مقام پر ہمیں ایسی کسمپرسی کی حالت میں رہنے دے بلکہ وہ اس مقام کو پھر اس رنگ میں ہمیں واپس دے گا۔ کہ اس فضا، اس کے ماحول اور اس کی ہر گلی اور ہر کوچہ پر ہماری تعلیم کا تسلط ہوگا۔ اور رات دن اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ کی پیاری آواز اس فضا میں گونجے گی انشاء اللہ اس لئے کہ

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

پس اے میرے اہل وطن بھائیو!
احمدیت وہ نور ہے جو روحانی اندھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ وہ مضبوط کڑی ہے۔ جو انسان کو اپنے خالق سے ملاتی ہے یہی وہ جماعت ہے جو انسان کو انسان سے بچھڑی ہوئی قوموں کو آپس میں پھر ملائیگی۔ ... مختلف ... ملکوں میں تقسیم ہو ... ۔

... رہی ہے ... اگر ... عادلانہ نظام کو محبت سے مکر طے کرنا چاہتے ہو تو اس آواز پر لبیک کہو جو آسمان سے تمہارے لئے آئی ہے۔ انسانوں نے امیر اور غریب کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا ہے اگر تم امیروں کے دل میں غریبوں کی محبت پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ اس الہی نظام میں شامل ہو جاؤ۔ جہاں غریب کو امیر سے لڑایا نہیں جاتا۔ بلکہ امیروں کے دل میں غریبوں کی محبت پیدا کی جاتی ہے یہ مت خیال کرو کہ ہم تھوڑے ہیں اور وہ جن سے ہمارا روحانی مقابلہ ہے وہ بھاری جماعت ہیں۔ ہمارے خدا نے ہمیں بتلایا ہے کہ یہ سب اس میدان سے بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر دیں گے۔ دنیا اگر ہمیں چھوڑ دے گی لیکن وہ خدا جس نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے وہ اسے نہیں چھوڑے گا۔ وہ ضرور اپنی چمکار دکھلائے گا اور دنیا کی حکومتیں ان کے قدموں میں لا ڈالے گا۔ اور

اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ یہ ... کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ ... ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مستقبل کے لئے فرماتے ہیں:-
"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کر لیں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک ... اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن ضرور پورا ہوگا۔"
(تجلیات الٰہیہ)
(تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں ایڈیشن پنجم ص۱)

اے مثیل ابراہیم کی آواز پر لبیک کہنے والو! خدا کا سلام تم پر خدا نے تمہیں اپنی خالص دوستی کے ساتھ چنا ہے۔ وہ تمہارے سب کام درست کرے گا۔ تمہاری ساری مرادیں تمہیں دے گا۔ اس لئے اب قیامت تک کے لئے خدا کی توحید اور تقدیر تمہارے اور تمہاری نسلوں کے وجودوں کے ساتھ وابستہ ہے وہ خدا ایسا نہیں کہ وہ تمہیں چھوڑ دے تم اپنے مسیح کے طفیل زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت پاؤ گے اور تمہارا ذکر بلند ہوگا۔ اور تمہاری محبت دلوں میں ڈالے گا۔

پس احمدیت کے ذریعہ عنقریب ایسا عظیم انقلاب پیدا ہونے والا ہے کہ دنیا کی گویا کایا پلٹ جائے گی۔ ایک نئی زمین ہوگی اور ایک نیا آسمان اور یہ عالمگیر انقلاب روحانی ذرائع سے وجود میں آئے گا۔

اے بھائیو! کیا ان زبردست پیشگوئیوں کے ہوتے ہوئے جو دنیا کے خالق و مالک آقا اور خدائے علیم و برتر کی طرف سے ہیں کیا کوئی سچا احمدی موجودہ ماحول کے خطرات یا یورپ اور امریکہ اور روس کی موجودہ ترقیات سے مرعوب ہو گا۔ اسلام اور احمدیت کی آخری کامیابی اور غلبہ کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ کر سکتا ہے لاریب حق وہی ہے جو خدا کے مسیح نے فرمایا ہے کہ ؎

قضائے آسماں است ایں
بہر حالت شود پیدا

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

ولادت

خاکسار کے ہاں تین لڑکیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت محمد عبد الشکور نام تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیکی و صحت کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

خاکسار
محمد عبد الغنی احمدی
چنتہ کنٹہ

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ

اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کا ایک بہترین موقعہ ہے

رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ گذر رہا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں جہاں ہم نوافل اور دعاؤں کے ذریعہ اپنی سال بھر کی کوتاہیوں اور خامیوں کا ازالہ کرسکتے ہیں وہاں مخلصین جماعت صدقہ و خیرات اور مالی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کرسکتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں بے انتہا صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات میں آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ اس لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ نہ صرف اس مبارک مہینہ میں لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کریں۔ بلکہ صاحب نصاب احباب ان ایام میں زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور کوئی دوسرا چندہ اس کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔

زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوائی جانی لازمی ہیں۔ تا امام یا خلیفہ وقت کے حکم سے مرکز مستحقین میں تقسیم کرنے کا انتظام کرسکے۔ اس رقم کا اپنے طور پر تقسیم کرنا شرعاً منع ہے۔ البتہ اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دینا چاہیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ مقامی جماعت کے توسط سے اس کی منظوری کا معاملہ مرکز میں بذریعہ نظارت بیت المال پیش کیا جائے۔ اس پابندی میں جو حکمت ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ تاکہ تمام جماعت کی زکوٰۃ کی رقم ایک جگہ اکٹھی ہونے کے بعد ایسے طریقے سے تقسیم ہو جس سے ساری جماعت کو مشترکہ رنگ میں فائدہ پہنچ سکے۔ جملہ سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خاص طور پر کوشش کرکے اپنی اپنی جماعت کے صاحبِ نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کرکے مرکز میں جلد ارسال کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ احباب جماعت کو رمضان کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے اور ان خوبیوں سے نوازے جو اس کی نظر میں محبوب ہوں۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

مخیر احباب کرام کی خدمت میں ایک ضروری درخواست

برائے

فوری توجہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان ہر سال جماعت کے نادار اور غریب بچوں کی نصابی کتب کی امداد کے لئے مبلغ دو صد روپیہ کی رقم زیر مد "امداد غیر معمولی" رکھتی ہے لیکن یہ رقم اپنی تعداد اور موجودہ ہوش رُبا گرانی کے پیش نظر اتنی قلیل ہے کہ مستحق طلباء کی حسبِ ضرورت مدد نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اسی ضرورتِ حال کے پیشِ نظر امسال بجٹ ۶۸-۱۹۶۷ء میں مبلغ پانچ سو روپیہ کی رقم بطور مشروط بہ آمد باہمی غرض کے لئے زیر مد "امداد کتب تعلیمی" رکھ رہی ہے۔ تاکہ نظارت تعلیم نادار طلباء کی امداد کے لئے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مخیر احباب کے تعاون سے جماعت کی اس اہم ضرورت کو پوری کرنے کی جدوجہد کرسکے۔

سالِ رواں کے نصف سے زائد ایام گذر چکے ہیں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ ذی حیثیت احباب کرام اس کارِ خیر میں حسبِ استطاعت جلد از جلد شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

ناظر تعلیم قادیان

السابقون الاولون کے اسماء حضور کی خدمت میں بھجوائے گئے

تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق پر زور الفاظ میں فرمایا:-

"یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے مزید ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کردے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔"

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔"

اس تحریک کے ذریعہ ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کا کام ہوتا ہے اور یہ اہم اور عظیم کام اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم پوری ہمت اور کوشش سے والہانہ رنگ میں اس میں شرکت کریں اور جلد از جلد پوری ادائیگی بھی کریں حضور نے ... ہوئے فرمایا:-

"پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ ایسا موقعہ پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔"

تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز پر ایک ماہ گذر چکا ہے لیکن ابھی تک تھوڑی ہی جماعتوں کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ بقیہ جماعتوں کے عہدیداران اور صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرکے جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں۔

جن احباب نے وعدوں کے ساتھ ہی پوری ادائیگی بھی کردی ہے ایسے السابقون الاولون کے اسماء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے حضور نے فرمایا:

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

ماہ رمضان میں دیگر احباب جو سو فیصدی ادائیگی فرمائیں گے ایسے السابقون کے نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خبریں

بمبئی ۱۸ر دسمبر۔ ڈپٹی پردھان منتری شری مرارجی ڈیسائی نے ایڈمنسٹریٹیو سٹاف کالج ایسوسی ایشن کی بیسویں سالانہ تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اہلیت سے انتظام کرنے کا مسئلہ ایک لگاتار جاری رہنے والا عمل ہے۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں کہ جس پر ایک بار سوچ کر اس کا حل ڈھونڈ لینے کے بعد کبھی اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ اس پر متواتر غور کرنے اور دھیان دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت جس دنیا میں ہم رہ رہے ہیں مسائل ست پڑ رہے ہیں۔ اور یہ مسئلے دن بدن پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ منتظمان قابل نہ ہوں تو معمولی سے معمولی مسئلہ بھی پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ موجودہ اقتصادی مشکلات کے سلسلہ میں آپ نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس حقیقی ذرائع نہیں رہے۔ یہ اقتصادی مسائل [illegible] کے پیدا کردہ نہیں ہیں۔ بلکہ صدیوں سے ہماری اس غربت کا نتیجہ ہیں جس میں آج بھی دیش مبتلا ہے۔ ان میں سے کچھ غیر ملکی غلامی کی پیداوار ہیں۔ آپ نے اس دلیل کو غلط قرار دیا کہ گرم ملکوں کے لوگ کاہل ہوتے ہیں جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کچھ حصوں کے لوگ مغربی ممالک کے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ محنت کرنے کے عادی ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ مجھے اس کا یقین ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ عقل و دانش کے معاملہ میں بھی دوسرے ملکوں سے آگے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ر دسمبر۔ مرکزی وزیر خوراک شری جگجیون رام نے آج راجیہ سبھا میں دعوے کیا کہ ۷۰ لاکھ ٹن اناج حاصل کرنے کا نشانہ پورا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دیشی اناج کے بھاؤ نیچے گر رہے ہیں۔ آپ نے اناج کی سرکاری خرید کے متعلق راجیہ سرکاروں کی کوششوں کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اناج خریدنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور کئی راجیہ سرکاریں اپنے نشانوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ راجیہ منتری خوراک شری شنڈے نے اس سے پہلے ایک ممبر کو بتایا کہ امریکہ کے ساتھ پی۔ ایل۔ ۴۸۰ سمجھوتہ کی بات چیت جاری ہے۔ اس سمجھوتہ کے تحت ۱۹۶۸ء کی پہلی ششماہی میں دس لاکھ ٹن اناج منگوایا جائے گا۔ ابھی تک آمد [illegible] کی قیمت اور سمجھوتہ کی دیگر شرائط کا تعین نہیں ہوا۔ شری شنڈے نے مزید بتایا کہ امریکہ سے ۷۰ لاکھ ٹن اناج درآمد کیا جائے گا۔ اور سودیشی اناج ۳۰ لاکھ ٹن فالتو سٹاک قائم کیا جائے گا۔

کرنال ۱۸ر دسمبر۔ کرنال میں چینی کا بھاؤ ایک ہفتہ پہلے ۴۹۰ روپے سے ۴۰۰ روپے کوئنٹل تک تھا۔ لیکن اب یہ ۴۰۵ روپے ہو گیا ہے۔ مقامی ڈیلروں کا خیال ہے کہ ۲۸ر دسمبر کے بعد کھانڈ کے نرخ مزید گر جائیں گے۔ کیونکہ ملیں ڈیلروں پر زور دے رہی ہیں کہ انہوں نے جو سٹاک لینے کا وعدہ کیا تھا اس کے پیسے جلد ادا کریں۔ ہریانہ کے علاوہ پنجاب میں بھی چینی کے بھاؤ ٹوٹ رہے ہیں۔ توقع ہے کہ ماہ جنوری میں کھانڈ کا بھاؤ ۲۵۰/- روپے کوئنٹل ہو جائے گا۔ [illegible] تب تک کھانڈ کا ۶۶ ہزار [illegible] کوٹہ مارکیٹ میں پہنچنا شروع ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۱۸ر دسمبر۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج ایشیائی افریقی لیگل ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے ایشیا افریقہ کے قانونی ماہرین سے کہا کہ وہ ایسے اقدامات سوچیں جن پر عمل کرنے سے مغربی افریقہ کو اتحادی سبھا کے ڈسپلن کے اندر لایا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ ایشیا اور افریقہ کے ترقی کر رہے ملکوں میں جو طاقت ہے اسے بروئے کار لانے کے لئے انہیں اپنے درمیان اتحاد پیدا کرنا چاہیئے۔ اس کانفرنس میں ۱۳ ممالک کے ۳۵ ڈیلی گیٹ حصہ لے رہے ہیں۔ جو کہ جنوب مغربی افریقہ کے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلوں اور بین الاقوامی معاہدوں پر غور کریں گے۔ یہ کانفرنس ۲۹ر دسمبر تک جاری رہے گی۔ جس کا افتتاح آج پردھان منتری نے کیا اور کہا کہ جنوب مغربی افریقہ کے سلسلہ میں سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ جنوبی افریقہ اتحادی چارٹر کی لگاتار خلاف ورزی کر رہا ہے۔ حالانکہ قانون کا احترام کئے بغیر کوئی اپنے آپ کو مہذب نہیں کہلا سکتا۔

کلکتہ ۱۸ر دسمبر۔ آج اپ پردھان منتری و وزیر خزانہ شری مرارجی ڈیسائی نے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس و انڈسٹری کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی اقتصادی حالت کی بحالی کی رفتار بڑی اطمینان بخش ہے۔ اس وقت ملک کی اقتصادی ترقی کی رفتار ۱۰ فی صد ہے۔ اس بار اچھی فصل ہونے کی وجہ سے غذائی پوزیشن بہتر بن گئی ہے۔ اور ہم خطرناک موڑ سے گزر گئے ہیں ہمارے ریسرچ سکالروں نے زیادہ پیداوار دینے والے بیجوں کی دریافت سے غذائی قلت کا موڑ کاٹنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پر امن طریقوں سے اتفاق رائے ہی واحد طریقہ ہے جس کی بدولت نہ صرف قومی اتحاد میں بلکہ اقتصادی اور سوشل ترقی کے معاملہ میں پرسکون فضا قائم رکھی جا سکتی ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۸ر دسمبر۔ پنجاب کے تعلیم منتری شری لچھمن سنگھ گل نے آج پنجاب اسمبلی میں اعلان کیا کہ مرکز کے ساتھ پنجاب سرکار کی خط و کتابت کے لئے ہندی رابطہ بھاشا ہو گی۔ آپ شری ست پال کپور کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کے لئے مرکز کی سکیم کے تحت پنجاب میں ہندی کی ترقی کے لئے ۴۳ ہزار روپیہ رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ پنجاب سرکار نے بھاشا وبھاگ کے بجٹ ۶۸-۱۹۶۷ء میں ہندی کی ترقی کے لئے تقریباً اتنی ہی رقم رکھی۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰ر اپریل ۱۹۶۸ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔

چک امرچھو (کشمیر)

۱۔ قائم مقام صدر ۔ محترم الطاف احمد خان صاحب
۲۔ سیکرٹری مال نائب ۔ محترم محمود احمد صاحب قریشی
۳۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ محترم محمد صادق احمد خان صاحب
۴۔ خدام الاحمدیہ ۔ محترم محمود احمد صاحب قریشی

نیو کیپٹل بھبنیشور (اڑیسہ)

۱۔ صدر ۔ مکرم منظور احمد صاحب
۲۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب بی۔ اے۔
۳۔ سیکرٹری تبلیغ ۔ " سید عبدالقیوم صاحب
۴۔ قائد ۔ " غلام احمد صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)